9386-اگر وکیل مقرر کردہ قیمت سے زیادہ میں چیز فروخت کرے تو زیادہ رقم کسے ملے گی؟

سوال

میں ایک اشیاء فروخت کرنے والی کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں، مجھے سیلز مینجر نے کہا ہے کہ وہ یہ مال 1000 ایک ہزار ریال میں فروخت کرسکتا ہے، لیکن میرے پاس ایسے گاہک ہیں جو یہی مال 1500 پندرہ سو ریال میں خرید لیں گے، تو کیا میں اسے فروخت کرکے کمپنی کو 1000 ایک ہزار ریال دوں اور باقی خود رکھ لوں؟

پسندیدہ جواب

اگر کمپنی نے آپ کے لیے قیمت مقرر کردی ہے کہ اس سے زیادہ میں آپ فروخت نہ کریں تو پھر آپ کے لیے مقررہ قیمت سے زیادہ میں مال فروخت کرنا جائز نہیں.

لیکن اگر کمپنی نے آپ کے لیے قیمت تو مقرر کی ہے لیکن زیادہ قیمت میں فروخت کرنے سے منع نہیں کیا، تو اس صورت میں آپ زیادہ قیمت میں فروخت کرسکتے ہیں.

اور ان دونوں صورتوں میں زیادہ رقم کمپنی کی ہوگی آپ کے لیے اسے لینا حلال نہیں ہے.

اس لیے کہ وکیل اس لیے بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے موکل کی مصلحت میں کام کرے نہ کہ اپنی مصلحت کے لیے.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح بخاری میں نقل کیا ہے:

عروہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ اس سے ان کے لیے بکری خریدیں، تو انہیں نے اس سے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کردی، اور بکری اور ایک دینار لا کر انہیں دے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا دی، اور اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہوتا. صحیح بخاری حدیث نمبر (3643).

لہذا عروہ رضی اللہ تعالی عنہ خریداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وکیل تھے تو انہوں نے خرید و فروخت میں نفع حاصل کیا اور یہ نفع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، اس لیے کہ اگر وہ عروہ رضی اللہ تعالی عنہ کا حق ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ لیتے.

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

علماء کرام کے ہاں وکالت کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں، علماء کرام نے اس حدیث کے معنی میں اختلاف کیا ہے کہ وکیل کو جس کا وکیل بنایا گیا تھا اگر وہ اس سے زیادہ خریدتا ہے تو کیا وہ موکل پر رکھنا لازم ہے کہ نہیں؟

مثلا: ایک شخص نے یہ کہا کہ میرے لیے اس درھم کا اس جیسا گوشت خریدو تو اس نے ایک درھم کا اس جیسا ہی چار کلو گوشت خرید لیا، تو امام مالک اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ اگر گوشت انہیں صفات کا حامل ہے تو اسے سارا رکھنا ہوگا، کیونکہ وہ محسن ہے، اور یہ حدیث ان کے قول کی تائید کرتی ہے، اور یہ حدیث جید ہے، اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بکریوں پر ملکیت کا ثبوت ملتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دینار نہ لیتے اور نہ ہی ان کی بیع صحیح قرار دیتے. اھ دیکھیں: التمھید (108/2)

مستقل فتوی کمیٹی سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

سامان اس کی قیمت سے زیادہ فروخت کرنا جائز ہے جبکہ اس میں کامیابی ہو، لیکن یہ زیادہ قیمت سامان والے کی ہوگی، لیکن اگر مالک نے یہ شرط رکھی ہو کہ اس سے زیادہ قیمت میں فروخت نہیں کرنی تو پھر اسی قیمت پر فروخت کرنا ہوگی جو صرف مالک نے مقرر کی ہے. اھ

فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (96/13).

لیکن... جب کمپنی نے آپ کے لیے قیمت مقرر کردي ہے، اور آپ کے ساتھ اس پر متفق ہوں کہ اگر قیمت سے زیادہ فروخت کریں تو قیمت سے زیادہ رقم آپ کی تو اس صورت میں قیمت سے زیادہ فروخت کرنا جائز ہے اور زیادہ رقم آپ رکھ سکتے ہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب (مالک) آپ کو کہے کہ یہ کپڑا دس میں فروخت کرو اور اس سے زیادہ آپ کا تو صحیح ہے اور زیادہ کا مستحق ہے... ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے. اھ

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (361/7).

واللہ اعلم.